بخاری کی باطل روایات

تحفظ عقائد تشیع

تحریر:سید ابوہشام نجفی
تحفظ عقائد تشیع

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على خير خلقه وأفضل بريته محمد وعترته الطاهرين، واللعن الدائم على أعدائهم أجمعين إلى يوم الدين۔

تحریر: سید ابوہشام نجفی۔

ناصبیوں نے اہل بیت علیہم السلام کے فضائل و مناقب کو پوشیدہ رکھنے کے لیے مختلف اصول وضع کئے ہیں اور صاف ستھری سندوں میں بھی کوئی نہ کوئی عیب نکالنے کی ناکام کوشش کرتے ہی رہتے ہیں۔

مگر جب بات بخاری کی روایات کی آجائے تو یہ گروہ اپنے ہی بنائے ہوئے تمام اصول اپنے ہی قدموں سے روند ڈالتے ہیں۔

ایک طرف تو یہ گروہ سند حدیث کو دین میں شمار کرتا ہے چنانچہ مسلم نے اپنی فرضی صحیح کے مقدمے میں باب باندھا ہے:

"بَابُ فِي أَنَّ الْإِسْنَادَ مِنَ الدِّينِ وأن الرواية لا تكون إلا عن الثقات وأن جرح الرواة بما هو فيهم جائز بل واجب وأنه ليس من الغيبة المحرمة بل من الذب عن الشريعة المكرمة"۔

باب: اسناد دین میں سے ہے، اور روایت صرف معتبر سے ہو گی، اور راویوں پر تنقید کرنا جائز ہے بلکہ واجب ہے، یہ غیبت محرمہ نہیں ہے، بلکہ یہ شریعت مکرمہ کا دفاع ہے۔

۵...... بَابٌ فِيْ اَنَّ الْاِسْنَادَمِنَ الدِّيْنِ

باب ۵: سند بیان کرنا دین کا حصہ ہے

[26] حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ . حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ وَهِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ . وَحَدَّثَنَا فُضَيْلٌ ، عَنْ هِشَامٍ . قَالَ وَحَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنْ هِشَامٍ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنِ قَال اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْ خُذُوْنَ دِيْنَكُمْ

[26] محمد بن سیرین کا قول ہے کہ یہ علم (علم حدیث) دین ہے لہٰذا سوچ لو تم کن سے اپنا دین لیتے ہو۔

فائدہ:...... جس طرح حیوان (جانور) پاؤں کے بغیر نہیں چل سکتا، اس طرح حدیث بلاسند قبول نہیں کی جا سکتی، اگر سند کا سوال نہ ہوتا تو ہر شخص بلاتحقیق وتفتیش بات سنتا، اور آگے بیان کر دیتا اور وہ دین ٹھہرتی، اس طرح دین کی حفاظت ودفاع سند سے ہو سکتی ہے، اس کے بغیر اس کو آمیزش اور بدعات سے محفوظ نہیں رکھا جا سکتا۔

[27] حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ ، عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ......

عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَسْاَلُوْنَ عَنِ الْاِسْنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ قَالُوْا سَمُّوْا لَنَا رِجَالَكُمْ فَيُنْظَرُ اِلَى اَهْلِ السُّنَّةِ فَيُوْ

[27] ابن سیرین کا قول ہے تابعین سند
نے کہا اپنے رجال (راویوں) کے نام بتاؤ تو
بدعت کی پہچان کر ان کی روایت قبول نہ کی جا

فائدہ:...... جب بدعتی فرقہ کا ظہور ہو گیا۔
چھان پھٹک شروع ہو گئی یہ غالی بدعتی فرقوں

[28] حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْ
الْأَوْزَاعِيُّ......

عَنْ سُلَيْمَانَ بِنْ مُوْسٰى قَالَ لَقِيْ
كَانَ صَاحِبُكَ مَلِيْئًا فَخُذْ عَنْهُ

[26] انفرد به مسلم كما فى ((التحفة)
[27] انفرد به مسلم كما فى ((التحفة)
[28] انفرد به مسلم كما فى ((التحفة)

حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، وَهِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، وَحَدَّثَنَا فُضَيْلٌ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: وَحَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: «إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ، فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ»

محمد بن سیرین نے کہا کہ یہ علم دین ہے تو دیکھو کس شخص سے تم دین حاصل کرتے ہو (یعنی ہر شخص کا اس میں اعتبار نا کرو جو سچا د، دیندار اور معتبر ہو اسی سے علم دین حاصل کرنا ضروری ہے)۔

وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ مِنْ أَهْلِ مَرْوَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُبَارَكِ، يَقُولُ: «الْإِسْنَادُ مِنَ الدِّينِ، وَلَوْلَا الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ»

عبد اللہ بن مبارک کہتا تھا: اسناد، دین میں داخل ہے اور اگر اسناد نہ ہوتی تو ہر شخص جو چاہتا کہہ ڈالتا۔

وقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ، يَقُولُ: «بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْقَوَائِمُ» يَعْنِي الْإِسْنَادَ

عبداللہ بن مبارک نے کہا: ہمارے اور لوگوں کے درمیان پائے ہیں یعنی اسناد (جیسے جانور بغیر پاوں کے تھم نہیں ہوسکتے ویسے ہی حدیث بغیر سند کے جم نہیں سکتی)۔

وقَالَ مُحَمَّدٌ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عِيسَى الطَّالْقَانِيَّ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ: الْحَدِيثُ الَّذِي جَاءَ «إِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْبِرِّ أَنْ تُصَلِّيَ لِأَبَوَيْكَ مَعَ صَلَاتِكَ، وَتَصُومَ لَهُمَا مَعَ صَوْمِكَ». قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ، عَمَّنْ هَذَا؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: هَذَا مِنْ حَدِيثِ شِهَابِ بْنِ خِرَاشٍ فَقَالَ: ثِقَةٌ، عَمَّنْ قَالَ؟ قُلْتُ: عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: ثِقَةٌ، عَمَّنْ قَالَ؟ " قُلْتُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ، إِنَّ بَيْنَ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاوِزَ تَنْقَطِعُ فِيهَا أَعْنَاقُ الْمَطِيِّ، وَلَكِنْ لَيْسَ فِي الصَّدَقَةِ اخْتِلَافٌ۔

ابو اسحاق (ابراہیم بن عیسیٰ) نے کہا: میں نے عبد اللہ بن مبارک سے کہا: ائے عبد الرحمٰن! یہ حدیث کیسی ہے جو روایت کی گئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے "نیکی کے بعد دوسری نیکی یہ ہے کہ تو نماز پڑھے اپنے ماں باپ کے لئے اپنی نماز کے بعد اور روزہ رکھے ان کے لئے اپنے روزے کے ساتھ"۔ اس نے کہا: ائے ابو اسحاق یہ حدیث کون روایت کرتا ہے؟ میں نے کہا شہاب بن خراس ۔ اس نے کہا وہ تو ثقہ ہے، پھر اس نے کہا: وہ کس سے روایت کرتا ہے؟ میں نے کہا: حجاج بن دینار سے۔ اس نے کہا: وہ بھی ثقہ ہے، پھر اس نے کہا: وہ کس سے روایت کرتا ہے؟ میں نے کہا: وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ایسا فرمایا۔ عبد اللہ نے کہا: ائے ابو اسحاق! ابھی تو حجاج سے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم تک اتنے بڑے بڑے جنگل باقی ہیں کہ ان کے طئے کرنے کے لئے اونٹوں کی گردنیں تھک جائیں، البتہ صدقہ دینے میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔

www.KitaboSunnat.com
تحفۃ المسلم
شرح صحیح مسلم (اردو)
تحفظ عقائد تشیع
جلد اول
المقدمہ۔ کتاب الطہارۃ (حدیث 1 تا 612)

[31] سعد بن ابراہیم رحمہ اللہ کا قول ہے رسول اللہ ﷺ سے صرف ثقہ راویوں کو روایت بیان کرنا چاہیے یعنی صرف ثقہ راویوں کی روایت ہی قبول کی جا سکتی ہے۔

[32] وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُهْزَاذَ، مِنْ أَهْلِ مَرْوَ. قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَقُوْلُ:......

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ يَقُوْلُ الْاِسْنَادُ مِنَ الدِّيْنِ وَلَوْ لَا الْاِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَاشَاءَ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْقَوْمِ الْقَوَائِمُ يَعْنِيْ الْإِسْنَادَ

عَنْ أَبِيْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عِيْسَى الطَّالِقَانِيِّ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ يَآ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحَدِيْثُ الَّذِي جَآءَ ((اِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْبِرِّ اَنْ تُصَلِّيَ لِاَ بَوَيْكَ مَعَ صَلَاتِكَ وَ تَصُوْمَ لَهُمَا مَعَ صَوْمِكَ)) قَالَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ يَآبَآاِسْحٰقَ عَمَّنْ هٰذَا قَالَ قُلْتُ لَهُ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ شِهَابِ بْنِ خِرَاشٍ قَالَ ثِقَةٌ عَمَّنْ قَالَ قُلْتُ عَنِ الْحَجَّاجِ ابْنِ دِيْنَارٍ قَالَ ثِقَةٌ عَمَّنْ قَالَ قُلْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَآ اَبَآ اِسْحَاقَ اِنَّ بَيْنَ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاوِزَ تَنْقَطِعُ فِيْهَا اَعْنَاقُ الْمَطِيِّ وَلٰكِنْ لَّيْسَ فِي الصَّدَقَةِ اخْتِلَافٌ

[32] حضرت امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کہتے تھے اسناد دین کا حصہ ہے اگر اسناد نہ ہوتی تو جو انسان جو کچھ چاہتا کہہ دیتا اور فرماتے تھے کہ ہمارے اور لوگوں (راویوں) کے درمیان قوائم (پاؤں یا ستون) ہیں۔ ابو اسحاق ابراہیم بن عیسیٰ طالقانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا، اے ابوعبدا لرحمٰن! یہ حدیث کیسی ہے "یہ نیکی در نیکی ہے کہ تم اپنی نماز کے ساتھ اپنے والدین کے لیے نماز پڑھو، اور اپنے روزوں کے ساتھ ان دونوں کے لیے روزے رکھو" تو امام عبداللہ رحمہ اللہ نے پوچھا، اے ابو اسحاق! یہ حدیث کون بیان کرتا ہے؟ میں نے انھیں کہا، یہ شہاب بن خراش کی حدیث ہے، اس نے کہا، وہ ثقہ (قابل اعتماد) راوی ہے، وہ کس سے بیان کرتا ہے؟ میں نے کہا، حجاج بن دینار سے، انہوں نے کہا، وہ بھی قابل اعتماد ہے، اس نے یہ حدیث کس سے بیان کی ہے؟ میں نے کہا، رسول اللہ ﷺ سے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے کہا، اے ابو اسحاق! حجاج بن دینار اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان اتنے بڑے بیابان (صحرا) ہیں، جن میں سواریوں کی گردنیں ٹوٹ جاتی ہیں، مگر صدقہ کے بارے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔

[32] انفرد به مسلم كما في ((التحفة)) برقم (١٨٤٨٧) و (١٨٩٢٣) و (١٨٩٢٣) و (١٨٩٢٤) و (١٨٩٢٥)

6 بَابُ الْكَشْفِ عَنْ مَعَايِبِ رُوَاةِ الْحَدِيثِ وَنَقَلَةِ الْأَخْبَارِ وَقَوْلُ الْأَئِمَّةِ فِي ذَلِكَ

وَقَالَ مُحَمَّدٌ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ شَقِيقٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهُ بْنَ الْمُبَارَكِ، يَقُولُ عَلَى رُءُوسِ النَّاسِ: «دَعُوا حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَسُبَّ السَّلَفَ»

باب: حدیث کے راویوں کا عیب بیان کرنا درست ہے اور وہ غیبت میں داخل نہیں کیونکہ دین کی ضرورت ہے جیسے گواہوں کا حال بیان کرنا درست ہے اور حدیث کے اماموں نے ایسا کہا ہے۔

۴۳: عبداللہ بن مبارک لوگوں کے سامنے کہتے تھے کہ چھوڑ دو روایت کرنا عمرو بن ثابت سے کیونکہ وہ سلف کو گالیاں دیتا تھا۔
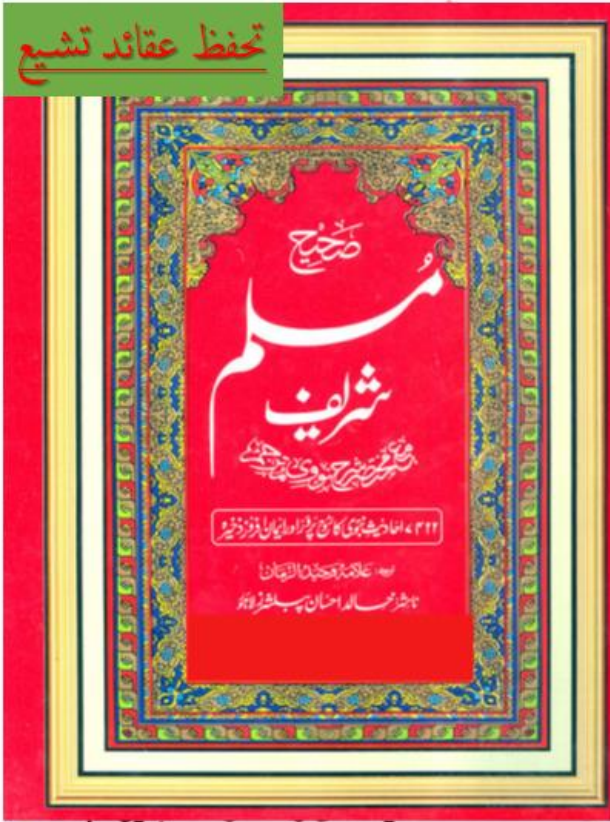
تحفظ عقائد تشیع

عَنْ أَبِيْ إِسْحَقَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عِيسَى الطَّالَقَانِيِّ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَدِيثُ الَّذِي جَاءَ ((**إِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْبِرِّ أَنْ تُصَلِّيَ لِأَبَوَيْكَ مَعَ صَلَاتِكَ وَتَصُومَ لَهُمَا مَعَ صَوْمِكَ**)) قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَا أَبَا إِسْحَقَ عَمَّنْ هَذَا قَالَ قُلْتُ لَهُ هَذَا مِنْ حَدِيثِ شِهَابِ بْنِ خِرَاشٍ فَقَالَ ثِقَةٌ عَمَّنْ قَالَ قُلْتُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ ثِقَةٌ عَمَّنْ قَالَ قُلْتُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا إِسْحَقَ إِنَّ بَيْنَ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاوِزَ تَنْقَطِعُ فِيهَا أَعْنَاقُ الْمَطِيِّ وَلَكِنْ لَيْسَ فِي الصَّدَقَةِ اخْتِلَافٌ.

صدقہ دینے میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔

بابُ : الْكَشْفِ عَنْ مَّعَايِبِ رُوَاةِ الْحَدِيْثِ وَ نَاقِلِي الْأَخْبَارِ وَ قَوْلِ الْأَئِمَّةِ فِيْ ذَالِكَ

باب: حدیث کے راویوں کا عیب بیان کرنا درست ہے اور وہ غیبت میں داخل نہیں کیونکہ دین کی ضرورت ہے جیسے گواہوں کا حال بیان کرنا درست ہے اور حدیث کے اماموں نے ایسا کہا ہے۔

۳۳- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ يَقُولُ عَلَى رُءُوسِ النَّاسِ دَعُوا حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَسُبُّ السَّلَفَ.

۳۳- عبداللہ بن مبارکؒ لوگوں کے سامنے کہتے تھے کہ چھوڑ دو روایت کرنا عمرو بن ثابت سے کیونکہ وہ برا کہتا تھا اگلے بزرگوں کو۔

؎ کا ثواب میت کو نہیں پہنچے گا مگر جس صورت میں میت پر روزے واجب ہوں اور اس کا وارث اس کی طرف سے قضاء کرے تو ادا ہو جائیں گے اور ایک قول یہ ہے کہ ادا نہ ہونگے۔ اور علماء کی ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ میت کو تمام قسم کی عبادات کا ثواب پہنچ سکتا ہے جیسے نماز، روزہ، دعا، تلاوت قرآن وغیرہ اور عطاء بن ابی رباحؒ اور اسحاق بن راہویہؒ کا یہی قول ہے۔ (نوویؒ)

(۳۳) ☆ یحییٰ نے قاسم کو غیرت دلائی کہ تمہارے دادا اور نانا اتنے بڑے امام تھے دین کے، تم انہی کے نواسے اور پوتے ہو، تم کو بھی چاہئے کہ خوب علم حاصل کرو اور حدیثیں بہت جمع کرو کہ ہر ایک مسئلہ کا جواب تمہارے پاس ہو لیکن قاسم نے وہ جواب دیا کہ یحییٰ کو سوائے ؎

عبد الفتاح أبو غدہ نے بھی ابن مبارک کا قول نقل کیا ہے:

"مثل الذى يطلب أمر دينه بلا اسناد كمثل الذى يرتقى السطح بغير سلم".

جو شخص اپنے دین کو بغیر سند کے حاصل کرنا چاہتا ہے وہ ایسے شخص کی مانند ہے جو بغیر کسی سیڑھی کے چھت پر چڑھنا چاہتا ہے۔

الإسناد من الدين وصفحة مشرقة من تاريخ سماع الحديث عند المحدثين ص 19

شرح علل الترمذي لابن رجب۔

المؤلف : الإمام العالم الحافظ النّقّاد زين الدين أبي الفرج عبد الرحمن بن أحمد البغدادي المعروف (بابن رجب الحنبلي)

المحقق : د.نور الدين عتر ، مع مقدمة تحقيق د.همام عبد الرحيم سعيد.

عدد الأجزاء : 2

مصدر الكتاب : ملتقى أهل الحديث

http://islamport.com/w/ell/Web/3755/124.htm

(عبارت کو پی کے کے Ctrl+F کے بعد Ctrl+V کر کے سرچ کر لیں طوالت کے خوف سے زیادہ اسکین نہیں لگایا جارہا۔)

اگر سند کی اہمیت پر کتب نواصب سے اقوال نقل کئے جائیں تو کتاب مرتب ہو جائے ہم اختصار کے سبب ان ہی چند اقوال پر اکتفا کرتے ہیں۔

ایک طرف تو سند کو دین میں شمار کرنا اور دوسری طرف بے سند روایات کو بھی دین شمار کرنا بلکہ ان بے سند روایات کے منکر کو منکر حدیث، ملحد، وغیرہ وغیرہ

القاب سے نوازنا یہ اس گروہ کے ذہنی مریض اور اندھے مقلد ہونے کی دلیل

ہے۔

ایسی ہی دو روایات کا ذکر اس مختصر مضمون میں کیا گیا ہے جو بے سند ہیں مگر ناصبیوں کے یہاں دین میں شمار ہوتی ہیں، ان کا منکر، منکر حدیث، ملحد وغیرہ کے القابات سے نوازا جاتا ہے۔

بخاری روایت کرتا ہے:

1393 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَسُبُّوا الأَمْوَاتَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا» وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ القُدُّوسِ، عَنِ الأَعْمَشِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، وَابْنُ عَرْعَرَةَ، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، اس نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، اس سے اعمش نے بیان کیا، ان سے مجاہد نے بیان کیا اور اس نے عائشہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: مردوں کو گالیاں مت دو کیونکہ انہوں نے جیسا عمل کیا اس کا بدلہ پالیا۔ اس روایت کی متابعت علی بن جعد، محمد بن عروہ اور ابن ابی عدی نے شعبہ سے کی ہے اور اس کی روایت عبد اللہ بن عبد القدوس نے اعمش سے اور محمد بن انس نے بھی اعمش سے کی ہے۔

صحيح البخاري،كِتَاب الْجَنَائِزِ،97 بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ سَبِّ الأَمْوَاتِ ،حديث نمبر 139

ہرگز ہرگز ان سے بدعہدی نہ کی جائے اور طاقت سے زیادہ ان پر کوئی بار نہ ڈالا جائے۔

بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ

باب: مردوں کو برا کہنے کی ممانعت کا بیان

١٣٩٣ـ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا)) وَتَابَعَهُ عَلِيُّ ابْنُ الْجَعْدِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُرْعُرَةَ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ. وَرَوَاهُ عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِالْقُدُّوسِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْأَعْمَشِ. [طرفه في: ٦٥١٦] [نسائي: ١٩٣٥]

(١٣٩٣) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے اعمش نے بیان کیا، ان سے مجاہد نے بیان کیا اور ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مردوں کو برا نہ کہو کیونکہ انہوں نے جیسا عمل کیا اس کا بدلہ پالیا۔" اس روایت کی متابعت علی بن جعد، ابن عرعرہ اور ابن ابی عدی نے شعبہ سے کی ہے۔ اور اس کی روایت عبداللہ بن عبدالقدوس نے اعمش سے اور محمد بن انس نے بھی اعمش سے کی ہے۔

تشریح: یعنی مسلمان جو مر جائیں ان کا مرنے کے بعد عیب نہ بیان کرنا چاہیے۔ اب ان کو برا کہنا ان کے عزیزوں کو ایذا دینا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ شِرَارِ الْمَوْتَى

١٣٩٤ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو لَهَبٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ، فَنَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾. [أطراف في: ٣٥٢٥، ٣٥٢٦، ٤٧٧٠، ٤٨٠١، ٤٩٧١، ٤٩٧٢، ٤٩٧٣] [مسلم: ٥٠٨، ٥٠٩؛ ترمذي: ٣٣٦٣]

تشریح: جب یہ آیت اتری: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ ... قریش کے لوگوں کو پکارا، وہ سب اکٹھے ہوئے۔ پھر آپ ... ہم کو اسی بات کے لیے اکٹھا کیا تھا؟ اس وقت یہ سورت ... اور وہ ہلاک ہوا۔ معلوم ہوا کہ برے لوگوں کا فروں، ملحد ...

"ای وصلوا الی ما عملوا من خیر ...

واصح ما قیل فی ذالك ان اموات الكفار ...

➢ اسی روایت کو مقرر نقل کیا ہے:

6516 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَسُبُّوا الأَمْوَاتَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا»

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا، کہا ہم کو شعبہ نب حجاج نے خبر دی، انہیں اعمش نے، انہیں مجاہد نے اور ان سے عائشہ نے بیان کیا کہ بنی کریم ؐ نے فرمایا: "جو لوگ مر گئے ہیں ان کو گالیاں مت دو کیونکہ جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا تھا اس کے پاس وہ خود پہنچ چکے ہیں، انہوں نے برے بھلے جو بھی عمل کئے تھے ویسا بدلہ پا لیا"۔

صحيح البخاري،كِتَاب الرِّقَاق،42 بَابُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ ،حديث نمبر 6516
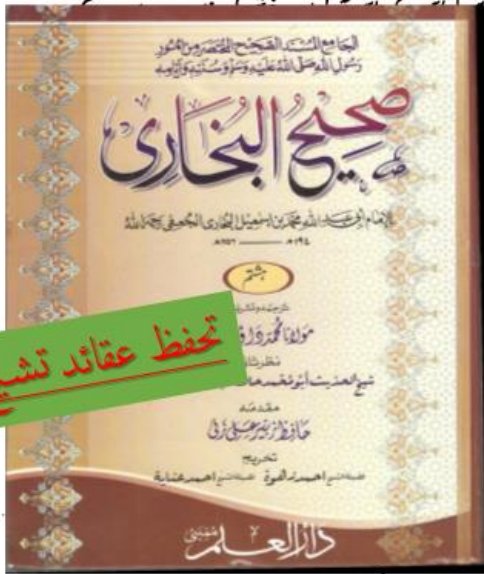
تشریح: دوسری حدیث میں ہے اس کا نیک عمل اچھے خوبصورت شخص کی صورت میں ... کہ میں تیرا نیک عمل ہوں۔ باب کی مناسبت اس طرح سے ہے کہ میت کے ساتھ لوگ ... ہوتی ہے تو اس کی تسکین اور تسلی کے لئے ہمراہ رہتے ہیں۔

٦٥١٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً إِمَّا النَّارُ وَإِمَّا الْجَنَّةُ فَيُقَالُ: هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ)). [راجع: ١٣٧٩]

(٦٥١٥) ہم سے ... کیا، ان سے ایوب ... عمر رضی اللہ عنہما نے بیان ک... مرتا ہے تو صبح وشام ... اسے ہر روز دکھائی ... رہنے کی جگہ ہے یہا...

تشریح: موت کی سختیوں میں سے ایک سختی یہ بھی ہے کہ اسے صبح وشام اس کا ٹھکانہ بتلا... وہ جنت کی بشارت پاتا ہے۔

٦٥١٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا)). [راجع: ١٣٩٣]

(٦٥١٦) ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا، کہا ہم کو شعبہ بن حجاج نے خبر دی، انہیں اعمش نے، انہیں مجاہد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ مر گئے ان کو برا نہ کہو کیونکہ جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا تھا اس کے پاس وہ خود پہنچ چکے ہیں انہوں نے برے بھلے جو بھی عمل کیے تھے ویسا بدلہ پالیا۔''

تشریح: اب برا کہنے سے کیا فائدہ۔ لوگ ان مردوں کو برا کہا کرتے تھے جو موت کے وقت بہت سختی اٹھاتے تھے جو ہونا تھا ہوا اب برا کہنے کی ضرورت نہیں ہے ہاں جو برے ہیں وہ برے ہی رہیں گے، کفار مشرکین وغیرہ وغیرہ جن کے لئے خلود فی النار کا فیصلہ قطعی ہے۔ حدیث میں یہ بھی ارشاد ہے کہ مرنے کے بعد برے لوگوں کو بھی گالی گلوچ سے یاد نہیں کرنا چاہیے کیونکہ وہ کئے عملوں کا بدلہ پا چکے ہیں۔ سبحان اللہ! کیا پاکیزہ تعلیم ہے۔ اللہ عمل کی توفیق دے۔ آمین

خاتمہ: الحمد للہ والمنۃ کہ آج بخاری شریف ترجمہ اردو کے پارہ نمبر ٢٦ کی تسوید سے فراغت حاصل ہو رہی ہے یہ پارہ کتاب الاستیذان کتاب الدعوات اور کتاب الرقاق پر مشتمل ہے جس میں تہذیب واخلاق اور دعاؤں اور پند ونصائح کی بہت سی قیمتی باتیں جناب فخر بنی آدم حضرت رسول کریم ﷺ کی زبان مبارک سے بیان میں آئی ہیں جن کے بغور مطالعہ کرنے اور جن پر عمل پیرا ہونے سے دین ودنیا کی بے شمار سعادتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔ اس پارے کی تسوید پر بھی مثل سابق بہت سا قیمتی وقت صرف کیا گیا ہے۔ متن وترجمہ وتشریحات کے لفظ لفظ کو بہت ہی غور وخوض کے بعد حوالہ قلم کیا گیا ہے اور سفر وحضر ورنج وراحت اور حوادث کثیرہ وامراض قلبی کے باوجود نہایت ہی ذمہ داری کے ساتھ اس عظیم خدمت کو انجام دیا گیا ہے پھر بھی بہت سی خامیوں کا امکان ہے اس لئے ماہرین فن سے باادب چشم عفو سے کام لینے کے لئے امیدوار ہوں اگر واقعی لغزشوں کے لئے اہل علم حضرات میری حیات مستعار میں مطلع فرمائیں گے تو بصد شکریہ طبع ثانی کے موقع پر اصلاح کر دی جائے گی اور میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد اگر ویسے اغلاط کو معلوم فرمانے والے بھائی اپنی قلم سے درستگی فرمالیں گے اور مجھ کو دعائے خیر سے یاد کریں گے تو میں بھی ان کا پیشگی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جیسا کہ سند میں ذکر ہے عائشہ سے روایت کرنے والا مجاہد ہے، ہمارے علم میں اس روایت کو مجاہد کے علاوہ کسی نے بھی عائشہ سے روایت نہیں کیا، اور مجاہد نے عائشہ سے کچھ بھی نہیں سنا اس امر کی وضاحت ائمہ اہل سنت نے کی ہے جو علم علل حدیث میں اپنی مثال آپ سمجھے جاتے ہیں-

قال الدوري سمعت يحيى يقول قال يحيى بن سعيد القطان لم يسمع مجاهد من عائشة، قال ابو حاتم الرازي سمعت يحيى بن معين يقول لم يسمع مجاهد من عائشة

دوری نے کہا میں نے یحیی بن معین سے سنا اس نے کہا کہ یحیی بن سعید قطان نے کہا مجاہد نے عائشہ سے نہیں سنا-

ابو حاتم رازی نے کہا میں نے یحیی بن معین سے سنا اس نے کہا کہ مجاہد نے عائشہ سے نہیں سنا

موسوعة أقوال يحيى بن معين في رجال الحديث و علله ج 4 128

ـ وقال الدُّورِيّ: سَمِعْتُ يَحْيَى يَقول: قال يَحْيَى بن سَعِيد القَطَّان: لم يسمع مُجَاهِد مِنْ عَائِشَة. (٣٨٠٣).

ـ وقال الدُّورِيّ: سألتُ يَحْيَى: أيما أَحبُّ إليكَ، تفسير سَعِيد عن قَتَادة، أو تفسير شَيْبَان عن قَتَادة؟ ...

فقلتُ له: تفسير وَرْ...

لأنه عن ابن أَبي نَجِيح ع...

قلتُ لِيَحْيَى: فأيما أَح...

وَرْقَاء، لأن تفسير ابن جُرَ...

قلتُ له: فتفسير سَع...

أعجبُ إِلَيَّ، لأنه عن ابن...

ومُجَاهِد أعجبُ إليَّ من قَ...

ـ وقال الدُّورِيّ: ح...

مالك بن دِينار، قال: رأي...

يطرد بها حمام مَكَّة. (٦٤...

ـ وقال ابن الجُنيد: ...

سَمِعْتُ عَائِشَة. فقال: كا...

مُجَاهِد، قال: سَمِعْتُ عَائِ...

ـ وقال ابنُ أَبي خَيْثَم...

قال: نعم. "تاريخه" ٣/ ١...

موسوعة أقوال يحيى بن معين

في رجال الحديث وعلله

جمعها وحققها

بشار عواد معروف

جهاد محمود خليل

محمود محمد خليل

المجلد الرابع

تحفظ عقائد تشيع

ـ وقال ابنُ أَبي خَيْثَمة: سَمِعت يَحْيَى بن مَعِين يقول: مات مجاهد سنة اربع ومئة. ويقال: ثلاث ومئة، ويقال ثنتين ومئة. "تاريخه" ٣/ ١/ ٢٠١.

ـ وقال أبو حاتم الرَّازِيّ: سَمعتُ يَحْيَى بن مَعِين يَقول: لم يسمع مُجَاهِد مِنْ عَائِشَة.

وقال إِسْحَاق بن مَنْصُور، عن يَحْيَى بن مَعِين: مُجَاهِد، ثِقَةٌ. "الجرح والتعديل" ٨/ ٣١٩.

➢ علائی لکھتا ہے:

قال يحيى بن سعيد لم يسمع مجاهد من عائشة رضي الله عنها و سمعت شعبة ينكر ان يكون سمع منها و تبعهما على ذالك يحي بن معين و ابو حاتم الرازي-

یحیی بن سعید نے کہا مجاہد نے عائشہ سے نہیں سنا، اور میں نے شعبہ سے سنا کہ وہ (مجاہد کی عائشہ سے سماعت کا) منکر تھا اور ان دونوں کی متابعت یحیی بن معین و ابو حاتم رازی نے کی ہے.

جامع التحصيل في أحكام المراسيل ص 115

جامع التحصيل

736 - مجاهد بن جبر أحد أئمة التابعين قال يحيى بن سعيد لم يسمع مجاهد من عائشة رضي الله عنها وسمعت شعبة ينكر أن يكون سمع منها وتبعهما على ذلك يحيى بن معين وأبو حاتم الرازي قلت وحديثه عنها في الصحيحين وقد صرح في غير حديث بسماعه منها وقال أحمد بن حنبل لم يسمع مجاهد من يعلى بن أمية وقال ليحيى بن معين يروى عن مجاهد أنه قال خرج علينا عليا رضي الله عنه قال ليس هذا بشيء وقال يحيى القطان إبراهيم يعني النخعي عن علي أحب إلي من مجاهد عن علي قال وكانوا يرون ان مجاهدا يحدث عن صحيفة جابر وقال بن المديني لم يسمع مجاهد من زيد بن الخريت وقال البخاري لا أعرف لمجاهد سماعا من أم هانئ بنت أبي طالب وقال أبو زرعة مجاهد عن علي رضي الله عنه مرسل وكذلك عن سعد بن أبي وقاص وعن بن مسعود وعن معاذ رضي الله عنهم وقال أبو حاتم مجاهد أدرك عليا رضي الله عنه ولكن لا يذكر رؤية ولا سماعا ولم يدرك كعب بن عجرة ولا سعدا إنما يروي عن مصعب بن سعد ومجاهد عن أبي ذر مرسل وعن معاوية كذلك ليس بمتصل بينه وبين معاوية رجل وعن سراقة مرسل أيضا قلت ذكر شيخنا المزي في التهذيب أنه روى عن سراقة بن مالك سعيد بن المسيب ومجاهد وطاووس وعلي بن رباح وقد قيل أن سراقة مات سنة أربع وعشرين فعلى هذا يكون رواية هؤلاء عنه مرسلة كما ذكر أبو حاتم في مجاهد وقيل إن سراقة مات بعد عثمان رضي الله عنهما وقال الترمذي لا يعرف سماع مجاهد من أبي عياش الزرقي قلت وقد روى عنه حديث صلاة الخوف وقال البرديجي الذي صح لمجاهد من الصحابة رضي الله عنهم بن عباس وابن عمر وأبو هريرة على خلاف فيه قال بعضهم لم يسمع منه يدخل بينه وبين أبي هريرة عبد الرحمن بن أبي ذباب وقد صار مجاهد إلى باب عائشة فحجبت ولم يدخل عليها لأنه كان حرا واختلف في روايته عن عبد الله بن عمرو

خلاصہ یہ کہ، ابن قطان، شعبہ، ابن معین، ابو حاتم رازی کی تحقیق کے مطابق مجاہد نے عائشہ سے حدیث کی سماعت نہیں کی مجاہد و عائشہ کے درمیان واسطہ ہے جس کا علم نہیں اس صورت میں یہ روایات منقطع ہیں جن سے استدلال باطل ہے، اب یا تو یہ کہ بخاری کو علت کا علم نہیں تھا جو اس نے منقطع روایات کو متصل سمجھ لیا، سوال پیدا ہوتا ہے کہ جسے خود اپنی نقل کردہ روایات کا ہی علم نہ ہو اس کی

تصحیح کا کیا اعتبار، یا یہ کہ سند کے منقطع ہونے کا علم تھا مگر اس کو مخفی کر کے خیانت کا مرتکب ہوا۔

بہر حال دونوں روایات باطل و مردود ہیں۔